زمانۂ نزول:

سورت ﴿المُطَفِّفِین﴾ ، اعلانِ عام کے بعد قیامِ مکہ کے دوسرے دور (4 تا 5 نبوی) میں نازل ہوئی، جب آپ ﷺ کے خلاف توہین وتذلیل اور استہزا کا بازار گرم تھا۔

سُورَۃ المُطَفِّفِین کا کتابی ربط

اس سورت میں بھی پچھلی سورت ﴿ الانفطار ﴾ کی طرح ﴿ اَبرار ﴾ اور ﴿ فُجّار ﴾ کے درمیان موازنہ ہے ، لیکن ﴿ فُجّار ﴾ کے لیے اُن کے کرتوتوں کے مطابق کچھ نئے نام بھی استعمال کیے گئے ہیں۔ جیسے: ﴿ مُعْتَد ﴾ یعنی حد سے گزر جانے والے بدعمل، ﴿ مُطَفِّفِیْنَ ﴾ یعنی ڈنڈی مارنے والے ﴿ اَثِیم ﴾ یعنی حق تلفی کرنے والے گناہ گار ﴿ مُکَذِّبِین ﴾ یعنی جھٹلانے والے ﴿ اَلَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا ﴾ یعنی مجرم ﴿ کُفَّار ﴾ یعنی انکار کرنے والے وغیرہ۔ ﴿ اَبرار ﴾ اور ﴿ فُجّار ﴾ کے اعمال نامے دو مختلف دفتروں میں درج کیے جا رہے ہیں۔

اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1- اس سورت میں ﴿ فُجّار ﴾ کے لیے دیگر استعمال شدہ الفاظ مندرجہ ذیل ہیں :

﴿ مُطَفِّفِین ﴾ (آیت:1) ﴿ مُکَذِّبِین ﴾ (آیت:10) ﴿ مُعتَد ﴾ (آیت:13) ﴿ اَثِیم ﴾ (آیت:13) ﴿ اَلَّذِین اَجرَمُوا ﴾ (آیت:29) ﴿ کُفَّار ﴾ (آیت:36)

2- اس سورت میں ، اہلِ ایمان ﴿ اَبرار ﴾ کے لیے ﴿ فُجَّار ﴾ کے مقابلے میں کچھ الفاظ محذوف ہیں :

﴿ مُطَفِّفِین ﴾ کے مقابلے میں ﴿ مُستَوفِین ﴾ محذوف ہے۔ ﴿ مُکَذِّبِین ﴾ کے مقابلے میں ﴿ مُصَدِّقِین ﴾ محذوف ہے۔

﴿ اَلَّذِین اَجرَمُوا ﴾ کے مقابلے میں ﴿ صَالِحِین ﴾ محذوف ہے۔ ﴿ کُفَّار ﴾ کے مقابلے میں ﴿ مُسلِمین ﴾ محذوف ہے۔

3- اس سورت میں، دوہرے معیار (Double Standards) اختیار کرنے سے منع کیا گیا۔ انسان اپنے لیے بھی وہی اصول اور ضوابط اختیار کرے ، جو وہ دوسروں کے لیے اختیار کرتا ہے۔ بدکردار لوگوں کو اپنے مالی معاملات کو شفاف بنانے کی ہدایت کی گئی ہے۔

4- یہاں قریشِ مکہ کی بدکردار قیادت کو صاف صاف بتایا گیا ہے کہ ان کے مجرمانہ افعال کی وجہ سے ان کے دلوں پر زنگ چڑھ گیا ہے، جس کی وجہ سے وہ قرآن کی دعوتِ آخرت کا انکار کر رہے ہیں۔ ﴿ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ﴾ (آیت:14)

5- اس سورت میں ﴿ فُجَّار ﴾ کو بتایا گیا کہ ان کے اعمال نامے ﴿ سِجِّیْن ﴾ کے دفتر میں محفوظ کیے جا رہے ہیں۔ انہیں برے اعمال سے بچنا چاہیے ، ورنہ یہ نہ صرف جسمانی عذاب سے دوچار ہوں گے، بلکہ اللہ کے دیدار کی عظیم روحانی سعادت سے بھی محروم رکھے جائیں گے۔

﴿ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴾ (آیت:15)

6- اس سورت میں انسان کو ترغیب دی گئی ہے کہ وہ نیک عمل کرے اور ﴿ اَبْرَار ﴾ میں شامل ہو جائے اور ﴿ اَبْرَار ﴾ کے لیے تیار کیے گئے اعمال ناموں کے دفتر ﴿ عِلِّيُّون ﴾ کی کتاب میں اپنی جگہ بنا لے۔ ﴿ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ﴾ (آیت:18)

7- اس سورت میں اللہ کا تقرب حاصل کرنے والے ﴿ اَبْرَار ﴾ کو یہ خوشخبری بھی دی گئی ہے کہ ان کی جنت میں ایسی خوشبودار شراب سے تواضع کی جائے گی ، جو سر بند ہوگی اور جس پر مشک کی مہر لگی ہوگی ﴿ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴾ (آیت:25)

اس شراب کو حاصل کرنے کے لیے انہیں نیک اعمال کے ذریعے، ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش کرنا چاہیے۔ ﴿ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴾

سورۃ المُطَفِّفِين کا نظمِ جلی

سورۃ المُطَفِّفِين چار (4) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

1- آیات 1 تا 6 : پہلے پیراگراف میں بتایا گیا کہ منکرینِ آخرت، مالی معاملات میں دوہرا معیار رکھتے ہیں۔

﴿ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ﴾ (1) تباہی ہے، ڈنڈی مارنے والوں کے لیے۔

﴿ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ﴾ جن کا حال یہ ہے کہ جب لوگوں سے لیتے ہیں، تو پورا پورا لیتے ہیں۔

﴿ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ﴾ اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں، تو انہیں گھاٹا دیتے ہیں۔

﴿ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ﴾ کیا یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ (ایک بڑے دن) یہ اٹھا کر لائے جانے والے ہیں؟

﴿ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴾ (5) ایک بڑے دن (اٹھا کر لائے جانے والے ہیں)!

﴿ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ (6) اس دن، جبکہ سب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

کاروباری معاملات میں بددیانتی اور فریب کاری کی بنیادی وجہ، آخرت کی جوابدہی کے احساس سے محرومی ہے۔

دوسروں سے تو پورا ناپ کر اور تول کر لینا، مگر دوسروں کو ناپ تول میں گھاٹا دینا، دوہرے معیار (Double Standards) اور آخرت سے غفلت کا نتیجہ ہے۔ آخرت پر یقینِ کامل کے بغیر ، مالی معاملات میں، کامل راست بازی اور شفافیت (Transparency) اختیار کرنا ممکن نہیں ہے۔

2- آیات 7 تا 17 :دوسرے پیراگراف میں بتایا گیا ہے کہ منکرِ آخرت ﴿ فُجَّار ﴾ کے اعمال ﴿ سِجِّين ﴾ میں درج کیے جاتے ہیں۔

﴿ كَلَّآ إِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ﴾(7)

ہرگز نہیں، یقیناً! بدکاروں (فُجّار) کا نامۂ اعمال، قید خانے کے دفتر میں ہے۔

﴿وَمَآ أَدْرٰكَ مَا سِجِّيْنٌ﴾(8) اور تمہیں کیا معلوم کہ کیا ہے وہ سِجّین قید خانے کا دفتر؟

﴿ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴾(9) وہ ایک کتاب ہے، لکھی ہوئی۔ (لکھا ہوا دفتر)

﴿ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴾(10) تباہی ہے! اس روز، جھٹلانے والوں کے لیے۔

﴿ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴾ (11) جو روزِ جزا کو جھٹلاتے ہیں۔

﴿وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيْمٍ ﴾ اور اسے نہیں جھٹلاتا، مگر ہر وہ شخص، جو حد سے گزر جانے والا بدعمل ہے۔

﴿إِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ أَسَاطِيْرُ الْأَوَّلِيْنَ ﴾ (13)

اسے جب ہماری آیات سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے، یہ اگلے وقتوں کی کہانیاں ہیں۔

﴿ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴾ (14)

ہرگز نہیں ! بلکہ دراصل ان کے دلوں پر ان کے برے اعمال کا زنگ چڑھ گیا ہے۔

﴿ كَلَّآ إِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴾ (15)

ہرگز نہیں ! بالیقین اُس روز یہ اپنے رب کی دید سے محروم رکھے جائیں گے

﴿ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ﴾ (16) پھر یہ جہنم میں جا پڑیں گے۔

﴿ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴾ (17)

پھر ان سے کہا جائے گا : یہ وہی چیز ہے ، جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔

جن لوگوں نے جزاء اور سزا کے دن کو جھٹلایا اور اپنی زندگی ، حرام خوری، ﴿ تَطْفِيْف ﴾ اور اللہ کی نافرمانی میں گذاری، ان کے نامۂ اعمال، جرائم پیشہ لوگوں کے رجسٹر (Black List) میں درج ہو رہے ہیں اور مرنے کے بعد ایک خاص ریکارڈ آفس ﴿ سِجِّين ﴾ (Criminal Record Book) میں رکھے گئے ہیں، جو مجرمین ﴿ فُجَّار ﴾ کے لیے مخصوص ہے۔ قیامت کے دن ، اس ریکارڈ کی بنیاد پر فیصلہ ہوگا اور اُس روز، اُن کا انجام، بڑا ہی حسرتناک ہوگا یہ بدنصیب، دیدارِ الٰہی سے بھی محروم رکھے جائیں گے۔

پیراگراف کا آغاز، ﴿ كَلَّآ ﴾ سے ہوا ہے، جس سے پہلے کچھ محذوف ہے۔ یعنی منکرینِ قیامت کی خوش فہمیاں غلط ہیں۔

3- آیات 18 تا 28 : تیسرے پیراگراف میں ، ﴿ اَبرار ﴾ یعنی نیک لوگوں کو خوشخبری دی گئی ہے

ان کے اعمال نامے، بلند پایہ لوگوں کے رجسٹر ﴿ عِلِّيُّونَ ﴾ (Talent Record Book) میں درج ہو رہے ہیں، جس پر مقرب فرشتے مامور ہیں۔ (یہ وہ لوگ ہیں، جو راست باز ہیں، جو دوہرے معیار نہیں رکھتے۔ حرام مال نہیں کھاتے۔ ڈنڈی نہیں مارتے ، آخرت کی جواب دہی سے ڈرتے ہیں ، مالی معاملات میں شفافیت اختیار کرتے ہیں)۔ انہیں ﴿ رَحِيقٍ مَّخْتُومٍ ﴾ پلائی جائے گی۔ ان ﴿ مُقَرَّبُون ﴾ کو ﴿ تَسْنِيم ﴾ کے چشمے کا آمیزہ پلایا جائے گا۔ لوگوں کو اس کے حصول کے لیے، بازی لے جانے کی ترغیب دی گئی ہے۔

یہاں بھی ﴿ كَلَّا ﴾ ہرگز نہیں، کا لفظ استعمال کیا گیا ہے ۔یعنی سب کا انجام ایک جیسا نہ ہوگا)

﴿ كَلَّآ إِنَّ كِتٰبَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ ﴾(18)

ہرگز نہیں ! بے شک نیک آدمیوں کا نامہ اعمال، بلند پایہ لوگوں کے دفتر میں ہے۔

﴿ وَمَآ أَدْرٰكَ مَا عِلِّيُّونَ ﴾(19) اور تمہیں کیا خبر! کہ کیا ہے وہ (عِلِّيِّين) بلند پایہ لوگوں کا دفتر؟

﴿ كِتٰبٌ مَّرْقُومٌ ﴾(20) ایک لکھی ہوئی کتاب (لکھا ہوا دفتر)۔

﴿ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ ﴾ (21) جس کی نگہداشت، مقرب (فرشتے) کرتے ہیں۔

﴿ إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴾ (22) اَبرار ،اللہ کی نعمتوں میں گھرے ہوں گے۔ (عیش میں ہوں گے)

عَلَى الْأَرَآئِكِ يَنْظُرُونَ ﴾ (23) تختوں (اونچی مسندوں) پر بیٹھے نظارہ کر رہے ہوں گے۔

﴿ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ ﴾ (24) اَبرار کے چہروں پر خوشحالی کی رونق محسوس ہوگی۔

﴿ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ ﴾(25) اَبرار کو نفیس سربند شراب (رحیقِ مختوم) پلائی جائے گی۔

﴿ خِتٰمُهُ مِسْكٌ ﴾ (26) جس پر مشک کی مہر لگی ہوگی۔

﴿ وَفِي ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ﴾(26)

بازی لے جانے والے، رحیقِ مختوم کو حاصل کرنے کے لیے بازی لے جانے کی کوشش کریں!

﴿ وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ ﴾(27) اس شراب میں، تسنیم کی آمیزش ہوگی۔

﴿ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ﴾(28) یہ ایک چشمہ ہے، جس کے ساتھ مقرب لوگ شراب پئیں گے۔

4- آیات 29 تا 36 : چوتھے اور آخری پیراگراف میں ، آخرت کی سزا کے اسباب بیان کیے گیے۔

﴿ إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ اٰمَنُوا يَضْحَكُونَ ﴾(29)

مجرم لوگ، دنیا میں ایمان لانے والوں کا مذاق اڑاتے تھے۔

﴿ وَإِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴾ (30)
جب ان کے پاس سے گزرتے تو آنکھیں مار مار کر، ان کی طرف اشارے کرتے تھے۔
﴿ وَإِذَا انْقَلَبُوْآ إِلٰى أَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴾(31)
اپنے گھروالوں کی طرف پلٹتے تو مزے لیتے ہوئے پلٹتے تھے۔
﴿ وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوْآ إِنَّ هٰؤُلَاءِ لَضَآلُّوْنَ ﴾(32) اور جب انہیں دیکھتے تو کہتے: یہ بہکے ہوئے لوگ ہیں۔
﴿ وَمَآ أُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴾ (33) حالانکہ وہ ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے۔
﴿ فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴾(34)
ہاں! آج (قیامت کے دن) اہلِ ایمان کافروں کے حال پر ہنس رہے ہیں
﴿عَلَى الْأَرَآئِكِ ، يَنْظُرُوْنَ ﴾(35) مسندوں (تختوں) پر بیٹھے ہوئے، ان کا حال دیکھ رہے ہیں۔
﴿هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴾(36) مل گیا نا! کافروں کو، ان حرکتوں کا ثواب، جو وہ کیا کرتے تھے؟

﴿ فُجّار ﴾ کے جرائم کا ذکر کیا گیا ہے، ﴿فُجّار ﴾ کو ﴿ الَّذِيْنَ أَجْرَمُوْا ﴾ یعنی مجرم کا نام دیا گیا ہے۔ ان کے اخلاقی کردار پر گرفت کی گئی ہے، یہ لوگ اہلِ ایمان کو حقیر سمجھتے ہیں، ان کا مذاق اڑاتے ہیں ﴿ يَضْحَكُوْن ﴾ ہدایت یافتہ لوگوں کو گمراہ سمجھتے ہیں، چنانچہ ان کی بے پروائی، بے فکری اور تکبر کا نقشہ کھینچ کر، روزِ قیامت ان کے روحانی عذاب کی تفصیل بیان کی گئی ہے اور اہلِ ایمان کو تسلی دی گئی ہے۔

مرکزی مضمون

﴿ یومُ الدِّین ﴾ یعنی قیامت کی تکذیب کرنے والے مُطَفِّفِین، مُکَذِّبِین، مُعتَد، اَثِیم، مُجرم اور کُفّار و فُجّار بن جاتے ہیں۔ ﴿أبرار﴾ اور ﴿ فُجّار ﴾ کا انجام مختلف ہوگا۔ دونوں کے اعمال دو مختلف قسم کے دفتروں میں درج کیے جا رہے ہیں۔

84- سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاقِ

آیات : 25...... مَکِّیَّۃ...... پیراگراف : 4
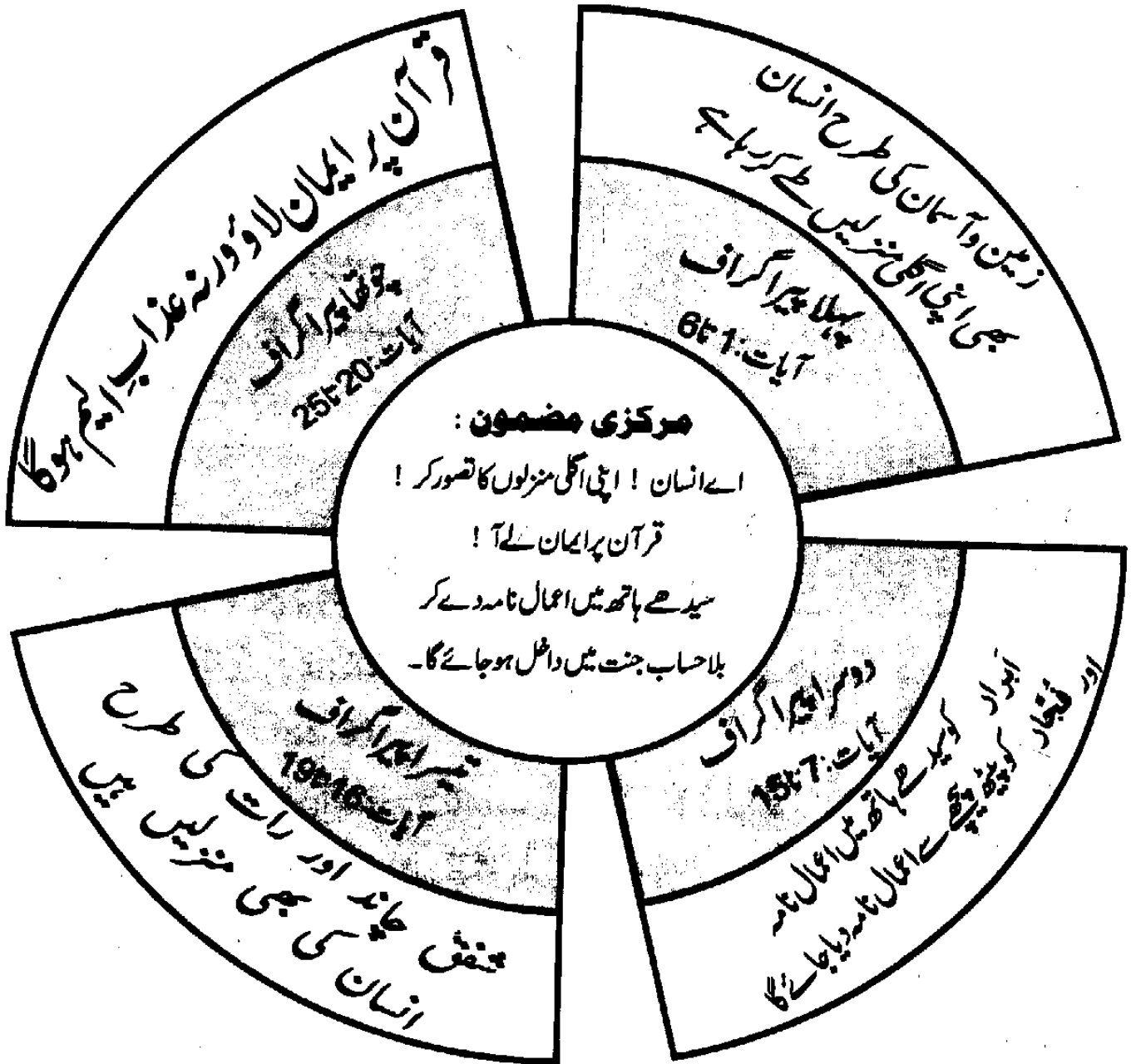
زمانۂ نزول:

سورت ﴿ الانشقاق ﴾ بھی اعلانِ عام کے بعد قیامت مکہ کے دوسرے دور (4 تا 5 نبوی) میں نازل ہوئی، جب آپ ﷺ کے خلاف توہین وتذلیل اور استہزا کا بازار گرم تھا۔

سُورَۃُ الانشِقاق کے فضائل

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ﴿مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُ رَاْىَ عَيْنٍ فَلْيَقْرَاْ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ ''جو شخص مناظرِ قیامت دیکھنا چاہتا ہے، اُسے سورت ﴿التکویر﴾ ﴿الفطار﴾ اور ﴿الانشقاق﴾ کا مطالعہ کرنا چاہیے''۔

(ترمذی :کتاب التفسیر ، باب سورۃ التکویر ، حدیث 3,333، صحیح)

سُورَۃُ الانشِقاق کا کتابی ربط

پچھلی سورت ﴿المُطَفِّفِين﴾ میں اعمال ناموں کا ذکر تھا۔﴿فُجَّار﴾ کے اعمال ﴿سِجِّين﴾ میں اور ﴿اَبرار﴾ کے اعمال ﴿عِلِّيُّون﴾ میں درج کیے جا رہے ہیں۔

یہاں سورت ﴿الانشِقاق﴾ میں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ اعمال نامے خوش نصیبوں کو سیدھے ہاتھ میں اور بدنصیبوں کو پیٹھ کے پیچھے سے دیے جائیں گے۔

اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1- اس سورت میں انسان پر یہ بات واضح کی گئی ہے کہ وہ بڑی محنت اور مشقت کرتے ہوئے آگے بڑھ رہا ہے ،لیکن اسے یہ احساس نہیں کہ موت کے بعد اسے اپنے رب سے ملاقات کرنی ہے۔﴿اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ﴾ (آیت:6)

یہی بات آیت:19 میں بھی ایک دوسرے انداز میں دہرائی گئی۔﴿لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ﴾

2- قیامت کے دن جو خوش نصیب سیدھے ہاتھ میں نامۂ اعمال وصول کرے گا، اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔ ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا﴾ (آیت:8) رسول اللہ ﷺ نے وضاحت کی ہے کہ ﴿حِسَابًا يَّسِيْرًا﴾ یعنی آسان حساب سے مراد، جنت میں بلا حساب داخلہ ہے۔

3- زمین اور آسمان بھی ، اپنی اگلی منزلیں طے کرتے ہیں۔

4- شفق، رات اور چاند کی طرح، انسان کی بھی منزلیں ہیں۔(پیدائش، بچپن، جوانی، بڑھاپا، موت، قبر، پھر قیامت کا حساب کتاب، اور آخرکار جنت یا دوزخ)

سورۃ الانشقاق کا نظمِ جلی

سورۃ الانشقاق چار(4) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

1- آیات 1 تا 6 : پہلے پیراگراف میں، مناظرِ قیامت کی روشنی میں، آسمان اور زمین کے آفاقی دلائل دے کر بتایا گیا کہ انسان بھی، اپنے رب سے ملاقات کے لیے اپنی اگلی منزلیں اسی طرح طے کر رہا ہے۔ جیسے آسمان، زمین، چاند وغیرہ۔

﴿ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴾ (1) جب آسمان، پھٹ جائے گا۔

﴿ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴾(2) اور اپنے رب کے حکم کی تعمیل کرے گا اور اس کے لیے حق یہی ہے۔

﴿ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ (3)﴾ اور جب زمین، پھیلا دی جائے گی۔

﴿ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ﴾(4) اور جو کچھ اس کے اندر ہے، اسے باہر پھینک کر خالی ہو جائے گی۔

﴿ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴾(5) اور اپنے رب کے حکم کی تعمیل کرے گی اور اس کے لیے حق یہی ہے۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ﴾ (6) اے انسان، تو کشاں کشاں اپنے رب کی طرف چلا جا رہا ہے اور اس سے ملنے والا ہے۔

آسمان ہوں یا زمین، دونوں اللہ کے غلام ہیں، مطیع وفرماں بردار ہیں۔ قوتِ اختیار سے عاری ہیں۔ یہ دونوں اپنے اپنے تکوینی دائرے میں سمع وطاعت پر مجبور ہیں۔ قیامت کا پہلا مرحلہ ہو یا دوسرا مرحلہ، اللہ کی مرضی کے مطابق ہی طے ہوگا۔ اس کے برخلاف انسان کو کچھ عمل کی آزادی کا اختیار حاصل ہے، لیکن وہ کلی طور پر خود مختار نہیں۔ وہ چاہے نہ چاہے، طوعًا یا کرھًا اپنے رب سے ملاقات کے لیے، اپنی مقررہ منزلوں کو طے کر رہا ہے۔

2- آیات 7 تا 15 : دوسرے پیراگراف میں، خوش نصیبوں کے اعمال ناموں ﴿کتاب﴾ کا ذکر ہے، جو ان کے سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا۔ ان سے ہلکا حساب لیا جائے گا۔ ہلکے حساب کی وضاحت، حدیثِ نبوی ﷺ میں بلا حساب دُخولِ جنت سے کی گئی ہے۔

﴿ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ﴾(7) پھر جس شخص کا نامۂ اعمال، اس کے سیدھے ہاتھ میں دیا گیا۔

﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ﴾(8) اُس سے ہلکا حساب لیا جائے گا۔

﴿ وَّ يَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴾(9) اور وہ اپنے لوگوں کی طرف خوش خوش (شادمند) پلٹے گا۔

﴿ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ﴾(10) رہا وہ شخص، جس کا اعمال نامہ، اس کی پیٹھ کے پیچھے دیا جائے گا

﴿ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ﴾(11) تو وہ موت کو پکارے گا۔ (تو وہ موت کی دہائی دے گا)

﴿ وَّ يَصْلٰى سَعِيْرًا ﴾ (12) اور وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں جا پڑے گا۔

﴿اِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا﴾(13) وہ اپنے گھر والوں میں مگن تھا۔

﴿اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ﴾ (14) اس نے سمجھا تھا کہ اسے کبھی پلٹنا نہیں ہے۔

﴿بَلٰٓى اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا﴾ (15) ہاں! (پلٹنا کیسے نہ تھا!) اس کا رب اس کے کرتوت دیکھ رہا تھا

خوش نصیب مؤمنینِ آخرت کے برخلاف ، بدنصیب منکرینِ آخرت ، آگ میں جلیں گے۔ان کا نامۂ اعمال پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا۔

خوش نصیبوں اور بدنصیبوں کے درمیان ، ایک واضح فرق یہ ہوگا کہ بدنصیب منکرینِ آخرت ، اس دنیا میں اپنے بیوی بچوں میں مگن تھے ، ﴿ان کی خوشی کے لیے حرام کماتے تھے ، رشوت لیا کرتے تھے وغیرہ﴾۔

اس کے برخلاف خوش نصیب ﴿مُتَّقِيْن﴾، اس دنیا میں پرہیزگاری کی زندگی گذارتے تھے ، زندگی کی پُر پیچ راہوں میں بچ بچا کر چلتے تھے۔وہ آخرت میں اپنے اہل وعیال کی طرف خوش خوش پلٹیں گے۔

3- آیات 16 تا 19 : تیسرے پیراگراف میں ، شفق، چاند، اور رات کے آفاقی دلائل پیش کر کے بتایا گیا کہ:

اسی طرح انسان کی بھی منزلیں ہیں۔ایک اور زاویے سے انسان کی اگلی منزلوں کی وضاحت کی گئی ہے کہ جس طرح چاند کی منزلیں ہیں، رات کی گردش ہے، شفق کی نمود اور غیوب ہے، اسی طرح انسان کو بھی، لازماً اگلی منزلوں سے دوچار ہونا ہے ﴿لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ﴾، لہذا اُسے قرآن پر ایمان لا کر نیک عمل کرنا چاہیے۔﴿اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ﴾ سے نوازا جائے گا ، ورنہ دوزخی ہوگا۔

﴿فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ﴾ (16) پس نہیں ! میں قسم کھاتا ہوں ، شفق کی !

﴿وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ﴾ (17) اور رات کی قسم ! اور جو کچھ وہ سمیٹ لیتی ہے۔

﴿وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ﴾(18) اور چاند کی قسم ! جبکہ وہ ماہِ کامل ہو جاتا ہے۔

﴿لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ﴾(19) تم کو ضرور بدرجہ بدرجہ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف چلے جانا ہے

4- آیات 20 تا 25 : چوتھے اور آخری پیراگراف میں، عذابِ الیم سے بچنے کے لیے قرآن پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی ہے

﴿فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ﴾ (20) پھر ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ ایمان نہیں لاتے ؟

﴿وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ﴾(21) اور جب قرآن ان کے سامنے پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے؟

﴿بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ﴾(22) بلکہ ، یہ منکرین تو الٹا جھٹلاتے ہیں۔

﴿وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ﴾ (23) حالانکہ اللہ اسے خوب جانتا ہے جو کچھ یہ (اپنے نامہ اعمال میں) جمع کر رہے ہیں۔

﴿فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ﴾(24) لہذا ! ان کو دردناک عذاب کی بشارت دے دو۔

﴿ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴾ (25) ''البتہ جو ایمان لا چکے ہیں، اور جنھوں نے نیک عمل کیے ہیں ان کے لیے کبھی ختم نہ ہونے والا اجر ہے۔'' (دائمی انعام ہے)

جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ انسان کی منزلیں ہیں تو پھر وہ قرآن پر ایمان کیوں نہیں لاتا؟ اُس قرآن پر، جو اگلی منزلوں کے بارے میں واضح معلومات فراہم کر رہا ہے۔ روزِ قیامت ﴿ مُكَذِّبِينِ قرآن ﴾ اور ﴿ مؤمنينِ قرآن ﴾ کا انجام مختلف ہوگا۔ ﴿ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴾ ایمان نہ لانے والوں، ﴿ لَا يَسْجُدُوْنَ ﴾ سجدہ نہ کرنے والوں، ﴿ يُكَذِّبُوْنَ ﴾ جھٹلانے والوں، اور ﴿ يُوْعُون ﴾ مال جمع کرنے والوں کا انجام ﴿ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ﴾ ایمان لانے والوں ﴿ وَ عَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ ﴾ نیک عمل کرنے والوں سے مختلف ہوگا۔

مرکزی مضمون

انسان کو اپنی اگلی منزلوں کا تصور کر کے، قرآن پر ایمان لانا چاہیے۔ سیدھے ہاتھ میں اعمال نامہ لے کر بلا حساب جنت میں داخل ہونے کی کوشش کرنی چاہیے۔